حضرت مسیح علیہ السلام کی بشارت

اِذْقَالَتِ الْمَلٰٓئِکَۃُ یٰمَرْیَمُ اِنَّ اللّٰہَ یُبَشِّرُکِ بِکَلِمَۃٍ مِّنْہُ اسْمُہُ الْمَسِیْحُ عِیْسَی ابْنُ مَرْیَمَ وَجِیْھًا فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ وَمِنَ الْمُقَرَّبِیْنَo وَیُکَلِّمُ النَّاسَ فِی الْمَھْدِ وَکَھْلاً وَّمِنَ الصّٰلِحِیْنَo

ترجمہ ’’جب فرشتے بولے اے مریم اللہ تجھے بشارت دیتا ہے اپنے ایک حکم کی جس کا نام مسیح عیسیٰ مریم کا بیٹا ہے دنیا اور آخرت میں مرتبہ والا اور اللہ کے مقربوں میں سے ہے۔اور وہ لوگوں سے باتیں کرے گا جبکہ ماں کی گود میں ہوگا اور جبکہ پوری عمر میں ہوگا اور وہ نیک بختوں میں سے ہے۔‘‘

کَلِمَۃٍ: قرآن وحدیث میں کئی جگہ حضرت مسیح علیہ السلام کو کَلِمَۃُ اللّٰہِ فرمایا گیا ہے۔جس طرح روح القدس جبریل علیہ السلام کا لقب ہے۔اسی طرح کلمۃ اللہ حضرت مسیح علیہ السلام کا لقب ہے۔یوں تو اللہ کے کلمات بے شمار ہیں۔لیکن حضرت مسیح کو کلمۃ اللہ خاص طور پر اس لیے کہا گیا کہ ان کی پیدائش عام قاعدے کے خلاف باپ کے بغیر اللہ کے حکم سے ہوئی۔جو کام عام عادت اور دستور کے خلاف ہو، وہ براہِ راست اللہ کی طرف منسوب ہوتا ہے۔

المسیح: (مسیح) یہ عبرانی لفظ ’’ماشیح‘‘ یا ’’مشیحا‘‘ کی ایک شکل ہے اس کے معنی ’’مبارک‘‘ کے ہیں۔حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو عام طور پر اسی نام سے یاد کیا جاتا ہے۔

عیسی ابن مریم: (مسیح کا دوسرا نام) اور یہ عبرانی لفظ ’’ایشوع‘‘ سے بنا ہے۔جس کے معنی سید کے ہیں۔یہاں یہ بات قابل غور ہے کہ قرآن مجید نے ’’ابن مریم‘‘ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نام کے ساتھ خاص طور پر ایک جزو کی حیثیت سے رکھا ہے۔اس لیے ان کی نسبت ہمیشہ ماں ہی کی طرف ہوا کرے گی۔اسی طرح مریم علیہ السام کی بزرگی ظاہر کرنے کے لیے ان کا نام ہمیشہ کے لیے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نام کا جزو بنا دیا گیا۔

جب حضرت مریم علیہ السلام کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بشارت دی گئی تو ممکن تھا کہ انہیں تشویش ہوتی کہ بغیر باپ کے دنیا کس طرح سچ مانے گی۔اور لوگ طرح طرح کی تہمتیں لگائیں گے۔میں اپنی پاکدامنی کا کیونکر اظہار کرسکوں گی۔اللہ تعالیٰ نے بتا دیا کہ تو اطمینان رکھ۔میں اس کو نہ صرف آخرت میں بلکہ دنیا میں بھی بڑی عزت عطا کروں گا۔اور دشمنوں کے سارے الزام جھوٹے ثابت کروں گا۔تیرا بیٹا نہایت شائستہ اور اعلیٰ درجے کا نیک ہوگا۔وہ ابھی بچہ ہی ہوگا کہ لوگوں سے باتیں کرے گا۔اپنی پاکدامنی اور برأت کے لیے تجھے بولنے کی ضرورت نہیں ہوگی۔تو صرف کہہ دینا کہ میں آج روزے سے ہوں۔بات نہیں کرسکتی۔بچہ خود ہی کلام کریگا اور بڑا ہو کر بھی لوگوں کو اللہ کی باتیں بتائے گا۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے معجزے

وَيُعَلِّمُهُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَالتَّوْرٰةَ وَالْاِنْجِيْلَo وَرَسُوْلًا اِلٰى بَنِىْٓ اِسْرَآئِيْلَ لا اَنِّىْ قَدْجِئْتُكُمْ بِاٰيَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ لا اَنِّىْٓ اَخْلُقُ لَكُمْ مِّنَ الطِّيْنِ كَهَيْئَةِ الطَّيْرِ فَاَنْفُخُ فِيْهِ فَيَكُوْنُ طَيْرًا م بِاِذْنِ اللّٰهِ ج وَاُبْرِئُ الْاَكْمَهَ وَالْاَبْرَصَ وَاُحْيِ الْمَوْتٰى بِاِذْنِ اللّٰهِ ج وَاُنَبِّئُكُمْ بِمَا تَاْكُلُوْنَ وَمَا تَدَّخِرُوْنَ لا فِىْ بُيُوْتِكُمْ م اِنَّ فِىْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَo

ترجمہ ''اور اسے سکھادے گا کتاب اور دانائی کی باتیں اور توراۃ اور انجیل اور اسے پیغمبر کرے گا بنی اسرائیل کی طرف بیشک میں تمہارے پاس نشانیاں لے کر آیا ہوں اپنے رب کی طرف سے کہا میں تمہارے لیے گارے سے بنا دیتا ہوں پرندہ کی شکل پھر اس میں پھونک مارتا ہوں تو وہ اڑتا جانور ہو جاتا ہے۔ اللہ کے حکم سے اور مادرزاد اندھے اور کوڑھی کو اچھا کرتا ہوں اور مردے جلاتا ہوں۔ اللہ کے حکم سے اور بتا دیتا ہوں تمہیں جو کھا کر آؤ اور جو رکھ کر آؤ اپنے گھروں میں اس میں تمہارے لیے پوری نشانی ہے اگر تم یقین رکھتے ہو۔''

ان آیات میں حضرت مریم علیہا السلام کو یہ بتایا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو مندرجہ ذیل خوبیاں عطا کرے گا۔

۱- اللہ اسے کتاب و حکمت خاص طور پر توراۃ اور انجیل کا علم عطا فرمائے گا۔ (۲) وہ بڑی گہری حکمت کی باتیں تلقین کرے گا۔ (۳) اللہ تعالیٰ اسے پیغمبر بنائے گا اور بنی اسرائیل کی طرف بھیجے گا۔ (۴) اسے کئی ایک معجزے عطا فرمائے گا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام مٹی کے جانوروں میں پھونک ماریں گے اور وہ اللہ کے حکم سے زندہ ہو کر پرندوں کی مانند اڑنا شروع کر دیا کریں گے۔ (۵) حضرت عیسیٰ علیہ السلام لوگوں سے فرمائیں گے کہ میں مادرزاد اندھے اور کوڑھی کو اللہ تعالیٰ کے حکم سے تندرست کر دیتا ہوں۔ (۶)- میں اللہ کے حکم سے مردوں کو زندہ کر دیتا ہوں۔ (۷) تم اپنے گھروں میں جو کھا کر آتے ہو وہ میں بتا دیتا ہوں اور جو پیچھے چھوڑ آتے ہو وہ بھی بتا دیتا ہوں۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے زمانہ میں طبیبوں اور حکیموں کا بڑا زور تھا۔ لہٰذا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو ایسے معجزے عطا ہوئے۔ جو لوگوں پر یہ کھول دیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو تمام لوگوں پر فوقیت حاصل ہے۔

انبیاء علیہم السلام کا سلسلہ

اِنَّ اللّٰہَ اصۡطَفٰۤی اٰدَمَ وَ نُوۡحًا وَّ اٰلَ اِبۡرٰہِیۡمَ وَ اٰلَ عِمۡرٰنَ عَلَی الۡعٰلَمِیۡنَ ۙ﴿ ذُرِّیَّۃًۢ بَعۡضُہَا مِنۡۢ بَعۡضٍ ؕ وَ اللّٰہُ سَمِیۡعٌ عَلِیۡمٌ ﴿ ترجمہ ''بے شک اللہ نے آدم اور نوح کو پسند کیا اور ابراہیم کے گھرانے کو اور عمران کے گھرانے کو سارے جہانوں سے جو ایک دوسرے کی اولاد تھے اور اللہ سننے والا جاننے والا ہے۔''

اٰلَ عِمۡرٰنَ: (عمران کا گھرانہ) حضرت مریم علیہ السلام کے والد ماجد حضرت مسیح علیہ السلام کے نانا ''عمران بن ماتان'' یہاں مراد ہیں۔اس آیت میں آگے جا کر عمران ہی کے گھرانے کا بیان ہے۔

اٰدَمَ: (آدم) اللہ تعالیٰ نے اپنی وسیع قدرت سے کام لے کر زمین و آسمان اور کائنات کی ہر شے بنائی۔اس کی سب سے بڑی تخلیق حضرت آدم علیہ السلام ہیں جو روحانی اور جسمانی خوبیوں کا مجموعہ بنے۔کائنات کو اس ہستی کی قدر بتانے کے لیے اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو حکم دیا کہ آدم علیہ السلام کو سجدہ کریں۔آدم علیہ السلام نبوت کے لیے چنے گئے۔ان کے بعد یہ نبوت حضرت شیث علیہ السلام اور حضرت نوح علیہ السلام کو ملی پھر وہاں سے منتقل ہوتی ہوئی حضرت ابراہیم علیہ السلام تک پہنچی۔حضرت آدم علیہ السلام اور نوح علیہ السلام کے بعد جتنے لوگ بھی دنیا میں آباد رہے وہ سب ان کی اولاد سے تھے۔پھر اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام اور نوح علیہ السلام کی طرح نبوت کا درجہ بخشنے کے لیے حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ان کے گھرانے کو مخصوص کرلیا اور ان کے بعد جس قدر نبی آئے وہ انہی کے دو بیٹوں حضرت اسحٰق علیہ السلام اور اسمٰعیل علیہ السلام کی نسل سے ہوئے۔

ذریۃ بعضھا من بعض: (ایک دوسرے کی نسل سے) نسب کا سلسلہ باپ کی طرف سے ہوتا ہے اور حضرت عیسٰی علیہ السلام باپ کے بغیر پیدا ہوئے تھے۔اس لیے یہ خیال ہوسکتا تھا کہ انہیں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی نسل میں شمار نہیں کیا جاسکتا۔اس لیے اللہ تعالیٰ نے آل عمران اور ذریۃ بعضھا من بعض فرما کر یہ بتادیا کہ یہ تمام پیغمبر ایک دوسرے کی اولاد میں سے تھے۔کیونکہ حضرت مریم علیہ السلام کے باپ عمران حضرت ابراہیم علیہ السلام کی نسل سے تھے۔لہٰذا ثابت ہوا کہ کوئی پیغمبر حضرت ابراہیم علیہ السلام کے خاندان سے باہر نہیں۔

سمیع علیم: کا ذکر کر کے یہ بتادیا کہ اللہ تعالیٰ سب دعاؤں اور باتوں کو سنتا ہے۔سب کے ظاہری اور پوشیدہ حالات کو جانتا ہے۔اس سے کوئی بات چھپی نہیں۔وہ ہر ایک کے نفس اور خوبیوں سے باخبر ہے۔اس لیے اس کا انتخاب کسی طرح ادھورا اور غلط نہیں ہوسکتا۔

حضرت مریم علیہ السلام کا درجہ

وَاِذْ قَالَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ يٰمَرْيَمُ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰكِ وَطَهَّرَكِ وَاصْطَفٰكِ عَلٰى نِسَآءِ الْعٰلَمِيْنَ○ يٰمَرْيَمُ اقْنُتِيْ لِرَبِّكِ وَاسْجُدِيْ وَارْكَعِيْ مَعَ الرّٰكِعِيْنَ○ ترجمہ ''اور جب فرشتے بولے اے مریم اللہ نے تجھے پسند کیا اور ستھرا بنایا اور تجھے سارے جہان کی عورتوں پر پسند کیا۔ اے مریم اپنے رب کی بندگی کر اور سجدہ کر اور رکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع کر۔''

قرآن مجید صرف سابقہ کتابوں اور نبیوں کی تصدیق ہی نہیں کرتا بلکہ ان کے بارہ میں جو غلط فہمیاں پیدا ہوگئی تھیں اور ان پر باطل پرستوں نے جو اتہام اور بہتان تراشے تھے، کلام اللہ نے ان سب کی پرزور تردید کی۔ حضرت مسیح علیہ السلام کی پیدائش، ان کی والدہ ماجدہ اور خاندان کے دیگر افراد کے بارہ میں، اسی طرح ان کی تعلیمات کے سلسلہ میں یہود نے بیہودہ باتیں مشہور کر رکھی تھیں۔ قرآن مجید نے ان سب کی تردید کی۔ چنانچہ اس آیت میں ارشاد ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کے ذریعے مریم علیہ السلام سے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے تجھے اپنی برکتیں اور نعمتیں دینے کے لیے چن لیا ہے۔ تجھے اپنی نیاز میں قبول کیا ہے اور تجھے تمام جہان کی عورتوں پر فضیلت بخشی ہے۔ مثلاً یہ کہ بغیر کسی مرد کے چھوئے تیرے بطن سے حضرت مسیح علیہ السلام جیسے عالیشان پیغمبر پیدا ہوں گے۔ یہ خوبی دنیا کی کسی عورت کو نہیں دی گئی۔ پھر اللہ تعالیٰ نے حضرت مریم علیہ السلام سے فرمایا کہ جب تجھے ایسی عزت اور بلند مرتبہ عطا ہوا ہے۔ تجھے چاہیے کہ ہمیشہ عجز وانکساری کا مظاہرہ کرے۔ نہایت خلوص سے اپنے رب کے آگے بندگی اور عبادت کرے۔ اللہ تعالیٰ کے آگے سجدہ کرنے اور رکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع کرتی رہے۔

ان آیات سے یہ واضح ہو جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم کے لئے جسے چاہے مخصوص کر لیتا ہے اس پر اپنی برکتیں نازل کرتا ہے اور دوسروں پر فضیلت عطا کرتا ہے۔ انسان کو چاہیے کہ وہ اپنے رب کی بندگی کرے۔ اس کے آگے سر جھکائے اور عبادت کرنے والوں کے ساتھ مل کر عبادت کرے۔ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنے کا سب سے اچھا طریقہ یہی ہے۔ اللہ تعالیٰ کو بندوں کا عجز وانکسار بہت زیادہ پسند ہے۔ جو شخص خدائے واحد کا شکر کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر مزید برکتیں نازل فرماتا ہے۔

بن باپ کے بیٹا

قَالَتْ رَبِّ اَنّٰی یَکُوْنُ لِیْ وَلَدٌ وَّلَمْ یَمْسَسْنِیْ بَشَرٌ ط قَالَ کَذٰلِکِ اللّٰہُ یَخْلُقُ مَایَشَآءُ اِذَا قَضٰی اَمْرًا فَاِنَّمَا یَقُوْلُ لَهٗ کُنْ فَیَکُوْنُ٥ ترجمہ ''بولی اے رب! میرے ہاں لڑکا کہاں سے ہوگا؟ جبکہ مجھے کسی آدمی نے ہاتھ نہیں لگایا فرمایا اسی طرح اللہ جو چاہے پیدا کرتا ہے۔ جب ارادہ کرتا ہے کسی کام کا تو یہی کہتا ہے کہ ہوجا سو وہ ہوجاتا ہے۔''

اللہ تعالیٰ نے فرشتے کی معرفت جب حضرت مریم علیہ السلام کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش کی خوشخبری سنائی۔ تو آپ کو حیرت ہوئی۔ انہوں نے سوچا بھلا یہ کیسے ہوسکتا ہے۔ مجھے ابھی تک کسی مرد نے چھوا تک نہیں۔ بن باپ کے بچہ کی پیدائش کیونکر ممکن ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اس میں تعجب کی کوئی بات نہیں۔ وہ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ وہ ظاہری اسباب کا محتاج نہیں۔ وہ جب کوئی کام کرنا چاہتا ہے تو صرف یہ حکم دیتا ہے ''ہوجا'' اور وہ کام ہوجاتا ہے۔

اس آیت سے اللہ تعالیٰ کی وسعت قدرت واضح ہوتی ہے۔ وہ مسبب الاسباب ہے۔ ہر کام کا سبب خود ہی پیدا کرتا ہے۔ اس نے زمین و آسمان اور کائنات کی کل چیزیں بنالیں۔ ایک سے ایک بڑھ کر شے پیدا کی۔ وہ اسباب اور ذرائع کا محتاج کیونکر ہوسکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے کائنات کا نظام چلانے کے لیے قوانین بنا رکھے ہیں۔ مثلاً پانی سے پیاس جاتی ہے۔ آگ میں ہاتھ ڈالنے سے ہاتھ جل جاتا ہے۔ حرکت قلب بند ہوجانے سے انسان مرجاتا ہے۔ عورت اور مرد کے باہمی ملاپ سے اولاد پیدا ہوتی ہے۔ یہ تمام باتیں عام عادت کے مطابق ظاہر ہوتی ہیں۔ انہیں اصطلاحی زبان میں ''تکوینی قوانین'' کہا جاتا ہے۔ یعنی اگر کوئی سبب واقع ہوتو اس کا فلاں نتیجہ ظاہر ہوتا ہے۔ اس بارہ میں انسان کا مشاہدہ اس قدر پختہ اور اٹل ہوچکا ہے کہ وہ ہر نتیجہ کا سبب دریافت کرتا اور ہر نتیجہ کو برلانے کے لیے اس کا سبب پیدا کرتا ہے۔ اگر کوئی ایسا واقعہ ظہور پذیر ہو جس کا ظاہری یا طبعی سبب موجود نہ ہوتو اسے حیرت ہوتی ہے۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے انسان کے اس مشاہدے کو غلط قرار دیا ہے۔ یہاں سے پتہ چلتا ہے کہ اسباب کا وجود محض انسان کی تسکین کے لیے قائم کیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی وسعت قدرت کے آگے ہر شے ممکن ہے۔ کسی کام کی تکمیل کے لیے اس کا اشارہ ہی کافی ہے۔ اس لیے اس نے خود فرمایا کہ میں جب کسی کام کا ارادہ کرتا ہوں تو کن (ہوجا) کا اشارہ کرتا ہوں۔ چنانچہ اس کے نتیجہ میں فوراً وہ کام فیکون یعنی ہوجاتا ہے، ظاہری اسباب کی ضرورت نہیں ہوتی۔

قصۂ مریم علیہ السلام

وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ مَرْيَمَ ط اِذِ انْتَبَذَتْ مِنْ اَهْلِهَا مَكَانًا شَرْقِيًّاo فَاتَّخَذَتْ مِنْ دُوْنِهِمْ حِجَابًا قف ص فَاَرْسَلْنَآ اِلَيْهَا رُوْحَنَا فَتَمَثَّلَ لَهَا بَشَرًا سَوِيًّاo ترجمہ ''اور ذکر مریم کا کتاب میں جب اپنے لوگوں سے جدا ہوئی ایک مشرقی مکان میں اور ان کے سامنے پردہ ڈال لیا۔ پھر ہم نے اس کے پاس اپنا فرشتہ بھیجا پھر وہ اس کے سامنے پورا آدمی بن کر آیا۔''

حضرت مریم علیہ السلام کا ذکر اس سے پہلے سورۃ آل عمران میں گذر چکا ہے۔ ان کا کام سوا اللہ کی عبادت کے کچھ نہ تھا۔ کیونکہ ان کی والدہ نے یہ منت مانی تھی۔ بچپن سے اس وقت کے قاعدے کے مطابق اللہ کے ذکر میں مشغول رہتی تھیں۔ جس وقت ہوش سنبھالا تو عفت و عصمت کی مجسم تصویر تھیں۔ اللہ تعالیٰ کے حکم سے بغیر کسی مرد سے ملے حاملہ ہوئیں اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام آپ علیہ السلام کے بطن سے پیدا ہوئے۔ حضرت مریم علیہ السلام کا ذکر اس کتاب میں ہونا ضروری ہے۔ تاکہ لوگ غلط فہمی سے بچیں۔ حضرت مریم علیہ السلام جوان ہونے کے بعد غسل کرنے کے لیے لوگوں سے الگ ایک اکیلے مکان میں گئیں اپنے اور گھر والوں کے درمیان پردہ ڈال لیا۔ اس وقت حضرت جبرائیل علیہ السلام اللہ کے بھیجے ہوئے ایک پوری انسانی شکل میں ان کے سامنے ظاہر ہوئے۔

فرشتے سے کلام

قَالَتْ اِنِّيْٓ اَعُوْذُ بِالرَّحْمٰنِ مِنْكَ اِنْ كُنْتَ تَقِيًّاo قَالَ اِنَّمَآ اَنَا رَسُوْلُ رَبِّكِ صلے لِاَهَبَ لَكِ غُلٰمًا زَكِيًّاo قَالَتْ اَنّٰى يَكُوْنُ لِيْ غُلٰمٌ وَّلَمْ يَمْسَسْنِيْ بَشَرٌ وَّلَمْ اَكُ بَغِيًّاo ترجمہ ''بولی مجھے تجھ سے رحمٰن کی پناہ اگر تو ہے ڈر رکھنے والا۔ بولا میں تو تیرے رب کا بھیجا ہوا ہوں اس لیے کہ تجھ کو ایک ستھرا لڑکا عطا کروں۔ بولی میرے لڑکا کیسے ہوگا مجھ کو کسی آدمی نے چھوا تک نہیں اور نہ میں بدکار ہوں۔''

حضرت مریم علیہ السلام نے اس سے کہا کہ صورت شکل تو تمہاری پاکبازوں اور پرہیزگاروں کی سی ہے۔ لیکن اس طرح بے باکانہ آجانا موجب حیرت و شک ہے۔ اگر تو پاکباز ہے تو تیرے دل میں اللہ عزوجل کا ضرور خوف ہوگا۔ مجھے اس کی رحمت سے امید ہے کہ مجھے وہ تیرے شر سے بچالے گا۔ غرض اسی طرح کی باتیں کیں جو ایک پاکباز خدا ترس خاتون کو ایسے موقعہ پر کرنی چاہئیں۔ فرشتے نے کہا کہ میں فرشتہ ہوں۔ میری طرف سے بدگمانی فضول ہے مجھے تیرے رب نے تیری طرف بھیجا ہے اور حکم دیا ہے کہ تجھے ایک صاف ستھرا بیٹا دوں۔ حضرت مریم علیہ السلام کو اس سے تو اطمینان ہوگیا کہ فرشتہ کی طرف سے ایسی برائی نہ ہوگی جس کا دل میں وہم گذر رہا ہے۔ لیکن خوف جاتے ہی دل میں دلیری آئی اور سخت تعجب کیا کہ میرے لیے بیٹے کا کیا امکان ہے میرا نہ تو کوئی شوہر اور نہ میں کسی سے ناجائز تعلق رکھنے والی۔

اللہ پاک کی قدرت

قَالَ كَذٰلِكِ ج قَالَ رَبُّكِ هُوَ عَلَيَّ هَيِّنٌ ج وَلِنَجْعَلَهٗٓ اٰيَةً لِّلنَّاسِ وَرَحْمَةً مِّنَّا ج وَكَانَ اَمْرًا مَّقْضِيًّاo فَحَمَلَتْهُ فَانْتَبَذَتْ بِهٖ مَكَانًا قَصِيًّاo ترجمہ ''بولا یونہی ہے تیرے رب نے فرمادیا وہ مجھ پر آسان ہے اور اس کو ہم لوگوں کے لیے نشانی کیا چاہتے ہیں اور اپنی طرف سے مہربانی اور یہ کام مقرر ہو چکا وہ حاملہ ہوگئی۔ پھر اس کو لے کر ایک بعید مکان میں یکسو ہوئی۔''

حضرت مریم علیہ السلام کے تعجب کے جواب میں فرشتے نے مختصر جواب دیا اور کہا کہ اللہ عزوجل کے کام ظاہری اسباب کے پابند نہیں۔ اصل سبب اس کا ارادہ ہے۔ اس لڑکے کو فقط عورت سے پیدا کرنے کا ارادہ ہو چکا ہے اور اس میں ایک حکمت ہے۔ وہ یہ کہ لوگ اس کی پیدائش کو دیکھ کر ہماری قدرت کا ٹھیک اندازہ کرلیں اور پھر خود وہ لڑکا ہماری طرف سے دنیا کے لیے ایک رحمت ثابت ہو۔ غرض فرشتے نے اللہ تعالیٰ کے حکم سے حضرت مریم علیہ السلام کے اندر لڑکے کی روح پھونک دی۔ آپ حاملہ ہوگئیں۔ پھر جب ولادت کا وقت قریب آیا تو لوگوں کی نگاہ سے مصلحتاً بچ کر کہیں دور کسی مقام پر چلی گئیں جس کا نام مفسرین نے بیت اللحم بتایا ہے اور جو بیت المقدس سے جہاں وہ رہتی تھیں آٹھ میل کے فاصلہ پر تھا۔ یہاں سے اور اس کے علاوہ دوسری آیتوں سے صاف ظاہر ہے کہ حضرت مریم علیہ السلام کو حمل رہنا کرامت اور خرق عادت کے طور پر تھا۔ لوگ جو خواہ مخواہ ان کی شادی ایک مرد سے ہونا ثابت کرنے کے درپے ہیں۔ وہ اللہ عزوجل کی قدرت کا صحیح اندازہ نہیں کرسکے اور زبردستی آیت کی تاویل کرتے ہیں:

ولادتِ مسیح علیہ السلام

فَاَجَآءَهَا الْمَخَاضُ اِلٰى جِذْعِ النَّخْلَةِ ج قَالَتْ يٰلَيْتَنِيْ مِتُّ قَبْلَ هٰذَا وَكُنْتُ نَسْيًا مَّنْسِيًّا o فَنَادٰىهَا مِنْ تَحْتِهَآ اَلَّا تَحْزَنِيْ قَدْ جَعَلَ رَبُّكِ تَحْتَكِ سَرِيًّاo ترجمہ ''پھر درد زہ کے مارے ایک کھجور کے درخت کی جڑ کی طرف آئیں کہنے لگی کاش کسی طرح میں مر چکتی اس سے پہلے اور ہو جاتی بھولی بسری پھر اس کو اس کے نیچے سے آواز آئی کہ غمگین مت ہو تیرے رب نے تیرے نیچے ایک چشمہ جاری کردیا ہے۔''

ارشاد ہے کہ درد زہ شروع ہوا تو حضرت مریم علیہ السلام بے تابانہ تن تنہا جنگل میں نکل گئیں اور ایک کھجور کے درخت کا جو کسی قدر اونچے ٹیلے پر اگا ہوا تھا سہارا لیا۔ ایک طرف تو درد کی مصیبت، دوسری طرف تنہائی۔ پھر بدنامی اور رسوائی کا خیال۔ بے ساختہ منہ سے نکلا۔ کاش میں اس سے پہلے ہی مرگئی ہوتی اور لوگ بالکل مجھے بھول بھال گئے ہوتے۔ اتنے میں ٹیلے کے نیچے سے آواز آئی جو جبرائیل علیہ السلام کی تھی کہ گھبرا مت غمگین مت ہو۔ اللہ عزوجل نے اپنی قدرت سے آرام کا سامان تیرے لیے مہیا کردیا ہے۔ اسے جب کوئی کام کرنا ہوتا ہے تو اس کا مناسب انتظام بھی کردیتا ہے۔ تیرے ٹیلے کے نیچے صاف پانی کا چشمہ پھوٹ نکلا ہے اور اللہ عزوجل نے اپنی قدرت سے تیرے نیچے اس کو جاری کردیا ہے یہ تو پانی کا انتظام ہوا جو سخت ضرورت کی چیز ہے۔

ضروری سامان

وَهُزِّيْٓ اِلَيْكِ بِجِذْعِ النَّخْلَةِ تُسٰقِطْ عَلَيْكِ رُطَبًا جَنِيًّاo فَكُلِيْ وَاشْرَبِيْ وَقَرِّيْ عَيْنًا فَاِمَّا تَرَيِنَّ مِنَ الْبَشَرِ اَحَدًا لا فَقُوْلِيْٓ اِنِّيْ نَذَرْتُ لِلرَّحْمٰنِ صَوْمًا فَلَنْ اُكَلِّمَ الْيَوْمَ اِنْسِيًّاo ترجمہ ''اور ہلا اپنی کھجور کی جڑ اس سے تجھ پر پکی کھجوریں گریں گی اب کھا اور پی اور آنکھ ٹھنڈی رکھ پھر اگر تو کوئی آدمی دیکھے تو کہیو میں نے مانا رحمٰن کا روزہ سو میں آج کسی آدمی سے بات نہ کروں گی۔''

فرشتے نے آواز دی۔ کہ ٹھنڈے پانی کا چشمہ تیرے نیچے جاری کردیا گیا ہے اور جس کھجور کے نیچے تو ہے اسے اپنی بساط کے مطابق ہلا۔ یہ تجھ پر پکی تازہ کھجوریں گرائے گی۔ یہ تیرے کھانے پینے کا بندوبست ہے اور کسی چیز کی ضرورت نہیں۔ بچہ آپ ہی آپ پاک صاف ہوگا اس لیے کھا اور پی اور بچے کو دیکھ کر آنکھیں ٹھنڈی کر۔ اگر کوئی آدمی آ ہی نکلے اور تجھ سے کچھ پوچھنا چاہے تو اسے اشارے سے سمجھا دینا کہ میں نے اللہ تعالیٰ کے لیے نہ بولنے کا روزہ نذر مانا ہے۔ میں آج کسی آدمی سے نہ بولوں گی۔ اس وقت کی شریعت کے مطابق نہ بولنے کا روزہ بھی رکھا جاسکتا تھا۔

لوگوں کا تعجب

فَاَتَتْ بِهٖ قَوْمَهَا تَحْمِلُهٗ ط قَالُوْا يٰمَرْيَمُ لَقَدْ جِئْتِ شَيْـًٔا فَرِيًّاo يٰٓاُخْتَ هٰرُوْنَ مَا كَانَ اَبُوْكِ امْرَاَ سَوْءٍ وَّمَا كَانَتْ اُمُّكِ بَغِيًّاo ترجمہ ''پھر اس کو گود میں اپنے لوگوں کے پاس لائی لوگ کہنے لگے اے مریم تو نے ایک بات کی غضب کی اے ہارون کی بہن تیرا باپ برا آدمی نہ تھا اور نہ تیری ماں بدکار تھی۔''

مریم علیہ السلام جب اپنے بچہ کو گود میں اٹھائے ہوئے اپنے رشتہ دار واقف کار لوگوں کے پاس اپنے شہر میں آئیں تو انہوں نے بڑا تعجب کیا اور کہنے لگے کہ یہ کیا غضب ہے کہ کنواری لڑکی کے ہاں بچہ پیدا ہو یہ تو تو نے ایسی بات کی ہے جو رسم و آئین شرع اور شریف لوگوں کے دستور کے بالکل خلاف ہے اور اپنوں پرایوں میں سخت بدنامی کا باعث ہے۔ تیرے خاندان کو ہم سب جانتے ہیں۔ تیرا باپ کوئی بدنام آدمی نہ تھا۔ تیری ماں بھی ایک عفیفہ پاکدامن خاتون تھی۔ اس سے کوئی ایسا کام سرزد نہیں ہوا جو اس کے نام یا اس کے خاندان کے نام پر دھبہ لگائے۔ ایسے پاکباز، نیک نام لوگوں میں یہ تو کہاں سے پیدا ہوگئی کہ نیا گل کھلایا۔ غرض اسی طرح کی باتیں لوگوں کے منہ سے نکلتی ہوں گی جن کا حضرت مریم علیہ السلام کے دل میں پہلے سے ہی کھٹکا لگا ہوا تھا اور جن کو سوچ سوچ کر وہ اپنی جان ہلکان کر رہی تھیں لیکن ان کا ضمیر بالکل پاک صاف تھا۔

حضرت مریم علیہ السلام کی پاکدامنی

فَاَشَارَتْ اِلَيْهِ ط قف قَالُوْا كَيْفَ نُكَلِّمُ مَنْ كَانَ فِى الْمَهْدِ صَبِيًّا ٥ قَالَ اِنِّىْ عَبْدُ اللّٰهِ ط اٰتٰنِىَ الْكِتٰبَ وَجَعَلَنِىْ نَبِيًّا ٥ وَّجَعَلَنِىْ مُبٰرَكًا اَيْنَ مَا كُنْتُ ترجمہ ”پس مریم نے بچہ کی طرف اشارہ کیا بولے کیوں کر بات کریں ہم اس سے جو ابھی گود میں بچہ ہی ہے وہ بچہ بولا میں ہوں اللہ کا بندہ اس نے مجھے کتاب دی ہے اور اس نے مجھے نبی کیا ہے اور مجھ کو برکت والا بنایا جس جگہ میں ہوں ۔“

آخر حضرت مریم علیہ السلام کو وہ مرحلہ پیش آیا جس سے وہ ڈرتی رہتی تھیں ۔ یہ ہو نہ سکتا تھا کہ بچہ کو لے کر اپنے کنبہ والوں، رشتہ داروں اور وطن کے لوگوں سے علیحدہ چھپ کر رہیں آخر اس بچہ کو لے کر اپنے شہر میں اپنے کنبہ قبیلہ والوں کے پاس آئیں ۔ تو لوگوں نے ملامت اور طعنوں کے لیے زبان کھولی ۔ اب آخر حضرت مریم علیہ السلام کہیں تو کیا کہیں ناچار بچہ سامنے کر دیا۔ یہ ایک طرح کا اشارہ تھا کہ یہ آپ ہی بتائے گا کہ یہ کون ہے ۔ کس طرح دنیا میں آیا۔ شاید یہ مطلب ہو کہ بڑے ہو کر اس کا کردار اور اس کی باتیں اصل حقیقت کو ظاہر کر دیں گی ۔ لیکن قربان جائیے اللہ عزوجل کے رحم وکرم کے کہ معاملہ کو آئندہ پر نہ چھوڑا اور اسی وقت اس کا فیصلہ کر دیا کہ آئندہ کسی عقل مند کو مجال گفتگو نہ رہی ۔ وہ اس طرح کہ بچے کو بولنے کی قوت عطا کر دی اور اس نے لوگوں کے سامنے زبان سے گواہی دی کہ مجھے اللہ عزوجل نے اپنی قدرت سے فقط ماں کے پیٹ سے پیدا کیا۔ میں اس کا بندہ ہوں ۔ مجھے اس نے ایک کام سپرد کیا ہے اور اس کے لیے مجھے اپنی کتاب عطا کی ہے اور مجھے اپنا نبی بنایا ہے ۔ اور مجھے ایسا بھاگوان اور نصیبہ ور بنایا ہے کہ جہاں بھی جاؤں وہیں میرے ساتھ خیر وبرکت بھی جائے اور لوگوں کی مصیبتیں اور دکھ سب دفع ہو جائیں ۔ آپ نے اگرچہ منہ سے نہیں کہا کہ میں بغیر باپ کے پیدا ہوا ہوں ۔ لیکن جو کہا اس سے یہ صاف ظاہر ہے کہ آپ علیہ السلام بن باپ کے پیدا ہوئے ۔

قادیانی جماعت کے بانی مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنے مخالفین کو وہ گالیاں دیں کہ دنیا بھر کی تاریخ میں اس کی مثال نہیں مل سکتی۔ مرزا غلام احمد قادیانی کے قلم سے نہ تو انبیاء علیہم السلام بچے، نہ صحابہ کرام واہل بیت رضوان اللہ علیہم اجمعین اور نہ بزرگان امت اور نہ ہی کوئی مسلمان۔

مرزا غلام احمد قادیانی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے مثیل ہونے کا دعویٰ دار تھا اور قادیانی ان کو مسیح موعود پکارتے ہیں۔ مگر عجیب بات یہ ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور ان کی والدہ حضرت مریم علیہ السلام پر وہ بہتان باندھے، جھوٹے الزام لگائے اور گالیاں دیں کہ عقل حیران ہے۔ یہ تحریرات بہت متعفن ہیں اور آپ بھی یقیناً یہ تلخی اور متعفن محسوس کرینگے۔

اس مضمون میں ایک طرف تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق قرآنی تعلیمات اور اسلامی نقطہ نظر کی وضاحت ہے اور دوسری طرف مرزا غلام احمد قادیانی کی کتابوں سے لی گئی عبارتیں درج ہیں جو قرآنی تعلیمات سے انحراف اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت مریم علیہ السلام کی سنگین توہین پر مبنی ہیں۔ تمام حوالہ جات درست ہیں اور ثبوت کے لئے مرزا غلام احمد قادیانی کی اصل کتابوں سے صفحات اسی طرح سکین (Scan) کر کے شامل کر دیئے گئے ہیں۔

حضرت مریم اور حضرت عیسیٰ علیہم السلام کے متعلق قرآنی آیت

خاتم النبیین حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری سے قبل اللہ تعالیٰ نے صاحب کتاب اور صاحب شریعت پیغمبر کی حیثیت سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو دنیا میں ہدایت کے لیے بھیجا۔

(1) اللہ پاک حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے متعلق سورۃ آل عمران کی آیت نمبر 45،46 (پارہ 3) میں حضرت مریم علیہ اسلام کو فرماتے ہیں کہ ترجمہ "مسیح عیسیٰ، مریم کا بیٹا ہے دنیا اور آخرت میں رتبے والا اور اللہ کے مقربوں میں سے ہے اور لوگوں سے باتیں کریگا جبکہ ماں کی گود میں ہوگا اور جبکہ بڑی عمر میں ہوگا اور وہ نیک لوگوں میں سے ہے۔"

(2) اللہ پاک نے حضرت مریم علیہ السلام کو حضرت عیسیٰ علیہ اسلام کے معجزات اور خوبیوں کے بارے میں تفصیلاً ارشاد فرمایا جو سورۃ آل عمران کی آیت 48،49 میں درج ہے ترجمہ "اور اسے لکھا دیگا اور اسے سکھا دے گا کتاب اور دانائی کی باتیں اور تورات اور انجیل اور اسے پیغمبر کرے گا بنی اسرائیل کی طرف بیشک میں تمہارے پاس نشانیاں لیکر آیا ہوں اپنے رب کی طرف سے کہا میں تمہارے لیے گارے سے بنا دیتا ہوں پرندے کی شکل پھر اس میں پھونک مارتا ہوں تو اڑتا جانور ہو جاتا ہے اللہ کے حکم سے مادر زاد اندھے اور کوڑھی کو اچھا کرتا ہوں اور مردے جلاتا ہوں۔ اللہ کے حکم سے بتا دیتا ہوں تمہیں جو کھا کر آؤ اور جو رکھ کر آؤ اپنے گھر میں اس میں تمھارے لئے میری نبوت کی پوری نشانی ہے اگر تم یقین رکھتے ہو۔

(3) سورۃ آل عمران کی آیت نمر 33،34 میں ہے کہ ترجمہ "بے شک اللہ نے آدم علیہ اسلام اور نوح علیہ اسلام کو پسند کیا اور ابراہیم علیہ السلام کے گھرانے کو سارے جہانوں سے۔ جو ایک دوسرے کی اولاد تھے اور اللہ سننے والا جاننے والا ہے۔"

(4) حضرت عمران علیہ اسلام حضرت عیسیٰ علیہ اسلام کے نانا اور حضرت مریم علیہ اسلام کے باپ ہیں۔ حضرت کے نام پر قرآن مجید میں ایک سورۃ نازل کی گئی اور حضرت مریم علیہ السلام کا درجہ سورۃ آل عمران آیت نمبر 42,43 میں یوں ہے کہ ترجمہ "اور جب فرشتے بولے اے مریم اللہ نے تجھے پسند کیا اور ستھرا بنایا اور تجھے سارے جہانوں کی عورتوں پر پسند کیا۔ اے مریم اپنے رب کی بندگی کر اور سجدہ کر اور رکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع کر۔

(5) اللہ پاک حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بن باپ پیدا ہونے کے بارے میں سورۃ آل عمران آیت نمبر 47 (پارہ 3) میں فرماتے ہیں کہ ترجمہ "اللہ جو چاہے پیدا کرتا ہے۔ جب ارادہ کرتا ہے کسی کام کا تو وہی کہتا ہے کہ ہو جا سو وہ ہو جاتا ہے"

(6) اللہ پاک نے عیسیٰ علیہ اسلام کو بغیر باپ کے معجزۃً پیدا فرمایا، تفصیلات سورۃ مریم آیت 16 سے 28 (پارہ 16) میں بیان ہیں۔

(7) سورۃ مریم آیت 29،30 (پارہ 16) میں بیان ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام نے قبیلے والوں کو اپنی ماں کی گود میں ہی اپنی ماں کی پاک دامنی گواہی دی ترجمہ "وہ بچہ بولا میں ہوں اللہ کا بندہ اس نے مجھے کتاب دی ہے اور اس نے مجھے نبی کیا ہے اور مجھ کو برکت والا بنایا جس جگہ میں ہوں۔"

حضرت مریم علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق
مرزا غلام احمد قادیانی کے خیالات

(1) مرزا قادیانی اپنی کتاب ایام الصلح مندرجہ روحانی خزائن صفحہ 300 جلد 14 میں حضرت مریم صدیقہ علیہ السلام پر بہتان لگاتا ہے کہ اسکا یوسف نامی شخص کے ساتھ قبل نکاح تعلق تھا۔ (نعوذ باللہ)

(2) مرزا قادیانی اپنی کتاب کشتی نوح مندرجہ روحانی خزائن صفحہ 18 جلد 19 میں جھوٹ لکھتا ہے کہ حضرت مریم صدیقہ علیہ السلام قبل نکاح حاملہ ہوگئی تھیں پھر بزرگانِ قوم کے اصرار پر نکاح ہوا۔ (نعوذ باللہ)

(3) مرزا قادیانی اپنی کتاب چشمہ مسیح مندرجہ روحانی خزائن صفحہ 355، 356 جلد 20 میں لکھتا ہے کہ مریم صدیقہ علیہ السلام کا یوسف سے نکاح ہونے کے 2 ماہ بعد بیٹا ہوا جو عیسیٰ یا یسوع کے نام سے موسوم ہوا۔ (نعوذ باللہ)

(4) مرزا قادیانی اپنی کتاب کشتی نوح خزائن صفحہ 71 جلد 19 میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر شراب پینے کا الزام لگاتا ہے۔ (نعوذ باللہ)

(5) مرزا قادیانی اپنی کتاب نسیم دعوت مندرجہ روحانی خزائن صفحہ 334، 335 جلد 19 میں اللہ تعالیٰ کے نبی حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر شرابی ہونے کا بہتان لگاتا ہے۔ (نعوذ باللہ)

(6) مرزا قادیانی اپنی کتاب انجام آتھم (حاشیہ) صفحہ 289 جلد 11 میں حضرت عیسیٰ علیہ اسلام پر الزام لگاتا ہے کہ آپ گالیاں دیتے تھے اور جھوٹ بولا کرتے تھے۔ (نعوذ باللہ)

(7) جس خاندان کی عزت و پاک دامنی کی اللہ پاک قرآن مجید میں گواہی دیتے ہیں اس کے بارے میں مرزا قادیانی انجام آتھم مندرجہ روحانی خزائن صفحہ 291 جلد 11 میں لکھتا ہے کہ آپ کی تین دادیاں اور نانیاں زنا کار اور کسبی عورتیں تھیں۔ جن کے خون سے آپ کا وجود ظہور پزید ہوا۔ (نعوذ باللہ)

(8) مرزا قادیانی اپنی کتاب نور القرآن نمبر 2 مندرجہ روحانی خزائن صفحہ 387 جلد 9 میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی سخت توہین کرتا ہے۔

(9) اللہ پاک قرآن مجید میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے معجزات کا ذکر فرماتے ہیں جبکہ مرزا قادیانی اپنی کتاب انجام آتھم (حاشیہ) مندرجہ روحانی خزائن صفحہ 290 جلد 11 میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے معجزات کا انکار کرتا ہے۔ (نعوذ باللہ)

چیلنج

مندرجہ ذیل حوالہ جات اگر غلط ثابت ہوں تو ایک کروڑ روپیہ انعام دیا جائے گا۔ کوئی ہے قادیانی یا ان کا بڑے سے بڑا مربی جو ان حوالہ جات کو غلط ثابت کرے۔

دعوت غور و فکر/اپیل

مطالعہ کے بعد فیصلہ آپ کے ہاتھ میں ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی کی بازاری زبان اور بہتان بازی، جھوٹے الزامات کسی نبی، مہدی، مسیح موعود کے قلم سے تو در کنار، غیر شریف آدمی کے قلم سے بھی نہیں نکل سکتی۔ مرزا مسرور احمد قادیانی امیر/خلیفہ قادیانی جماعت سے لے کر ان کی جماعت کے ہر فرد سے نہایت ہی دردمندی سے گزارش ہے کہ وہ اس عنوان کے مندرجات پر ٹھنڈے دل سے غور فرمائیں اور اگر بات سمجھ میں آ جائے تو حق کو قبول کرنے سے عار نہ فرمائیں۔

مرکز سراجیہ گلی نمبر 4، اکرم پارک غالب مارکیٹ گلبرگ III لاہور فون: 5712905
www.khatm-e-nubuwwat.org E-mail: markazsirajia@hotmail.com
تحفظ ختم نبوت اور ردِ قادیانیت کے موضوعات پر ہر قسم کا لٹریچر مندرجہ بالا پتہ پر خط لکھ کر مفت حاصل کریں